VFAST Transactions on Islamic Research
http://vfast.org/journals/index.php/VTIR@ 2021, ISSN(e): 2309-6519, ISSN(p): 2411-6327
Volume 09, Number 04, October-December, 2021 pp:152-163

A scholarly review of the Methodology of Ashraf Ali Thanvi in "Tafseer Bayan-ul- Quran"

تفسیر بیان القرآن میں اشرف علی تھانویؒ کا منہج: ایک تحقیقی جائزہ

Malak Shahid Kamran[1], Prof. Dr. M. Tahir[2], Dr. Sardar Z.Shah[3]

[1]Ph.D Scholar, Department of Islamic Studies, Abdul Wali Khan Univesity Mardan, KP, Pakistan
[2]Dean Faculty of Arts & Humanities, Abdul Wali Khan Univesity Mardan, KP, Pakistan
[3]SST (G) Elementry & Secondary Education Department, Mardan, KP, Pakistan
*Corresponding author email address: malikshahidkarmran712@gmail.com

ABSTRACT

Allah has sent down the Holy Quran for the complete guidance of mankind. To understand the meanings of Quran, the science of tafsir was introduced. It is the science through which Quran is understood, its meanings are explained, and its rulings and wisdom are derived. The Holy Quran has been revealed in Arabic language. At the time of revelation, the mother language of those people was Arabic, so no problem they faced in understanding the Holy Quran. If they faced any problem, they asked the prophet (SAW). So the science of tafsir started in the prophetic era, and the Holy prophet (SAW) is the first interpreter of the Holy Quran. Till the period of the companions and the successors, the interpretation of the Holy Quran was based on two sources i.e Tafsir e Quran bil Quran, Tafsir Quran bil Ahadith. And when they did not find a clear guidance from these two sources, they used Ijtihad. So, three sources of the interpretation of the Holy Quran came into being i.e Tafsir e Quran bil Quran, Tafsir e Quran bil Ahadith and Tafsir e Quran by the narrations of the Companions and Successors.When Islam spreadin Non-Arab nations, then the Holy Quran was interpreted in different languages. Till now, large numbers of tafasir were compiled. Every tafsir has its own features and methodology. Among these one tafsir was compiled by a great scholar Asharaf Ali Thanvi. In this article methodology of Asharaf Ali Thanvi in his "Tafsir Bayanul-Quran" is reviewed in a scholarly manner.

KEYWORDS

Guidance, Prophetic, Wisdom, Rulings, Interpretation, Non-Arab.

JOURNAL INFO:
HISTORY: Received: November 15, 2021 Accepted: December 15, 2021 Published:.December 31, 2021

تمہید

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی طرف سے بنی نوع انسان کی ہدایت کے لیے آخری الہامی کتاب ہے جو جن وانس کی دنیاوی واُخروی کامیابی کا ذریعہ ہے۔اس میں انسانی زندگی کے ہر پہلو کے متعلق رہ نمائی موجود ہے۔جو اندھیروں سے نور کی طرف لے جاتی ہے۔جیساکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

الر كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ[1]

"یہ کتاب ہے جو ہم نے آپ پر اُتارا ہے تاکہ آپ لوگوں کو تاریکیوں سے نور (روشنی) کی طرف نکال لائیں۔"

قرآن مجید کے معانی ومفہوم اور اس کو احکام کو سمجھنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو اس کی آیات میں غور وفکر اور تدبر کرنے کا حکم دیا ہے۔جیساکہ ارشاد ہے:

كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِيَدَّبَّرُوا آيَاتِهِ[2]

"یہ کتاب ایک بابرکت کتاب ہے جس کو ہم نے آپ پر نازل کیا ہے تاکہ لوگ اس کی آیات میں غور کریں۔"

قرآن مجید کے معانی ومفہوم کو سمجھنے اور اس میں تدبر کرنے کے لیے جس علم کی ضرورت ہے وہ علم التفسیر کہلاتا ہے۔تفسیر عربی زبان کا لفظ ہے جس کا لغوی معنیٰ ہیں: اظہار وبیان۔

ابن منظور الافریقی لکھتے ہیں:

الفَسْرُ: الْبَيَانُ. فَسَر الشيءَ يفسِرُه، بالكَسر، ويفْسُرُه، بِالضَّمِّ، فَسْراً وفَسَّرَهُ: أَبانه، والتَّفْسيرُ مِثْلُهُ. ابْنُ الأَعرابي: التَّفْسيرُ والتأْويل وَالْمَعْنَى وَاحِدٌ.الفَسْرُ: كَشْفُ المغَطّى، والتَّفْسير كَشف المراد عَنِ اللَّفْظِ المشْكل[3]

"فَسۡرٌ کے لغوی معنی ہیں: اظہار وبیان، اس کا فعل "ضَرَبَ اور نَصَرَ" دونوں سے آتا ہے۔تفسیر کا مفہوم بھی یہی ہے۔ابن عربی کہتے ہیں: تفسیر اور تاویل ایک چیز ہیں، فَسۡرٌ بے حجاب کرنے کو کہتے ہیں، تفسیر کرتے وقت بھی مشکل لفظ کے معنی ومفہوم کو گویا بے حجاب کر دیا جاتا ہے"۔

جب کہ علمِ تفسیر کی اصطلاحی تعریف یہ ہے:

التَّفْسِيرُ عِلْمٌ يُعْرَفُ بِهِ فَهْمُ كِتَابِ اللهِ الْمُنَزَّلِ عَلَى نَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيَانُ مَعَانِيهِ وَاسْتِخْرَاجُ أَحْكَامِهِ وَحِكَمِهِ[4]

"تفسیر وہ علم ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی اس کتاب کا فہم حاصل ہوتا ہے جو اس کے نبی حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوئی ہے۔ جس کے ذریعے اس کے معانی کی وضاحت ہوتی ہے اور جس کے ذریعے اس کے احکام اور حکمتیں معلوم کی جاتی ہیں۔"

لفظِ تفسیر قرآن مجید میں بھی مستعمل ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہے:

وَلَا يَأْتُونَكَ بِمَثَلٍ إِلَّا جِئْنَاكَ بِالْحَقِّ وَأَحْسَنَ تَفْسِيرًا[5]

"اور یہ لوگ آپ کے سامنے عجیب سوال پیش کرتے ہیں ہم اس کا جواب ٹھیک اور وضاحت میں بڑھا ہوا آپ کو بتاتے ہیں۔"

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو عربی زبان میں نازل فرمائی ہے اور اس کے اولین مخاطب (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کی مادری زبان بھی عربی تھی اس لیے انہیں قرآن فہمی میں کوئی خاص دشواری نہ تھی مگر جہاں بھی انہیں کوئی دشواری پیش آتی تو وہ رسول اللہ ﷺ سے براہ راست اُس کا حل دریافت کرتے۔ کبار یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ سے قرآن سیکھا اور رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد صغار صحابہ کرام نے کبار صحابہ کرام سے قرآن سیکھا۔

نزول قرآن کے ابتدائی ایام میں تفسیر قرآن کے لیے حفظ (یاداشت) کا طریقہ اختیار کیا گیا مگر بعد صحابہ کرام نے یاداشت کے ساتھ ساتھ تفسیر قرآن کو کتابت کے ذریعے بھی محفوظ کیا۔ جب تک اسلام عرب تک محدود رہا تو اس زمانے میں تفسیر قرآن بھی عربی زبان تک محدود رہی مگر جب اسلام عرب سے عجم تک پھیلا تو مختلف زبانوں میں تفاسیر لکھی گئیں۔

جب اسلامی فتوحات کا سلسلہ برصغیر تک پہنچا تو یہاں لے لوگ چوں کہ عربی زبان سے ناواقف تھے اس لیے قرآن فہمی کے لیے ان ہی کی مادری زبانوں: فارسی، ہندی اور اُردو میں تفاسیر لکھنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ برصغیر پاک ہند میں اُردو زبان نے اس حد تک ترقی کی کہ یہ یہاں کی اکثریتی زبان بن گئی۔ لہذا علماء نے مختلف اسلوب میں اُردو زبان میں تفاسیر لکھیں۔ ان میں تفاسیر میں ایک حکیم الامت اشرف علی تھانویؒ کی تفسیر "بیان القرآن" بھی ہے۔

حکیم الامت اشرف علی تھانویؒ کا تعارف

حکیم الامت کا نام

- ننھیال یعنی نانا کے گھر میں آپؒ کا نام اشرف علی رکھا گیا اور بعد میں اسی نام سے مشہور ہوئے۔ اسی نام سے موسوم ہونے کی وجہ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ آپؒ کے ننھیال کو حافظ مرتضیٰ پانی پتی نامی مجذوب سے انتہائی عقیدت تھی، اسی مجذوب ہی نے آپؒ کا نام اشرف علی رکھا تھا۔
- دادھیال یعنی دادا کے گھرانے میں آپؒ کا نام عبدالغنی رکھا گیا تھا لیکن اس نام کے بجائے اشرف علی عوام وخواص میں مشہور ہوا۔[6]

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا لقب

اشرف علی تھانویؒ کا لقب حکیم الامت عوام وخواص دونوں میں یکساں مقبول ہے خصوصاً خواص اس کا بہت اہتمام کیا کرتے تھے۔ مثلاً: مولانا طفیل احمد سہارن پوری اگر آپؒ کا نام بغیر لقب کے دیکھتے تو ناراض ہو جاتے اور اسے بے ادبی پر محمول کیا کرتے۔ یہ لقب سب سے پہلے مولوی مرزا بیل مالک مطبع محبوب الطابع نے استعمال کیا۔ اس کی ابتداء مرزا صاحب نے ایک خط میں آپؒ کے نام کے ساتھ "حکیم الامت" بھی لکھا جس طرح عبدالحلیم سیالکوٹی نے احمد سرہندیؒ کے نام کے ساتھ مجدد الف ثانی لکھا تھا جو خود بخود "زبان خلق پر نقارہ خدا" ہو کر مشہور ہوا[7]۔

آپؒ کا نسب

- آپؒ باپ کی طرف سے فاروقی ہے یعنی والد کی طرف سے آپؒ کا نسب سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے۔
- ماں کی طرف سے آپؒ علوی ہے یعنی والدہ کی طرف سے آپؒ کا نسب سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے جاملتا ہے۔

آپؒ کا خاندان

- قصبہ تھانہ بھون[8] میں فاروقیوں کے چار مشہور خاندان تھے: قاضی، نائب قاضی، خطیب اور محتسب۔ آپؒ کا تعلق خطیب سے تھا۔ آپؒ کے جد امجد مولوی صدر جہاں کا شجرہ نسب سلطان شہاب الدین سے جاملتا ہے۔ جو دینی و دنیاوی دونوں کے اعتبار سے اعلیٰ مرتبے پر فائز تھے۔ کامل ولی ہونے کے ساتھ ساتھ والی کابل رہ چکے تھے۔ سلطان شہاب الدین کی اولاد میں مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی، شیخ جلال الدین تھانیسری اور خواجہ فرید الدین گنج شکر جیسے کامل اولیاء گزرے ہیں۔
- آپؒ کے نانا نجابت علی کامل ولی ہونے کے ساتھ ساتھ ریاست کنج پورہ میں ایک وکیل کی حیثیت سے دنیاوی معاملات میں اعلیٰ مقام حاصل کیا۔

خلاصہ کلام

مندرجہ بالا بحث سے معلوم ہوا کہ آپؒ کا خاندان دینی اور دنیاوی اعتبار سے اعلیٰ مقام رکھتا تھا۔ جس کا یہ اثر ہوا کہ تعلق باللہ کے ساتھ ساتھ آپؒ کی طبیعت میں نہایت خودداری تھی اور کبھی بھی کسی دنیادار سے متاثر نہ ہوئے[9]۔

تاریخ ولادت

آپؒ 5 ربیع الآخر 1280ء کو اپنے ننھیال کے گھر محلہ خیل تھانہ بھون میں پیدا ہوئے[10]۔

زمانہ طفولیت کے احوال

- آپؒ کی عمر ابھی چودہ مہینے تھی کہ آپؒ کا چھوٹا بھائی اکبر علی خان پیدا ہوا۔ ماں کا دودھ دونوں بیٹوں کے لیے کافی نہ ہونے کی وجہ سے آپؒ کی رضاعت کی ذمہ داری دیہات کے ایک قصاپنی پر آن پڑی۔ اس قصاپنی کے دودھ کے اثر کی وجہ سے آپؒ کے مزج میں گرمی بھی تھی۔
- جب آپؒ پانچ برس کے ہوئے تو والدہ کا سہارا سر سے اٹھ گیا۔
- والدہ کی وفات کے بعد والد صاحب نے آپؒ کو والدہ کی کمی کا احساس نہ دیا اور نہایت شفقت و محبت کے ساتھ آپؒ کو ہر قسم کی آسائش فراہم کی۔
- بچپن ہی سے آپؒ فضول کھیل کود سے متنفر تھے اور بلوغت سے پہلے ہی تہجد کے پابند تھے۔
- آپؒ کی طبیعت نہایت پاکیزہ تھی، اگر کوئی بچہ آپؒ کے سامنے اپنا پیٹ ننگا کرتا تو آپؒ کو قے آجاتی۔ اس وجہ سے اکثر لڑکے بطور شرارت آپؒ کے سامنے پیٹ ننگا کرتے جس سے آپؒ قے کرتے، لہذا یہ ایک وجہ بنی گھر سے باہر نہ نکلنے اور باہر لڑکوں کے ساتھ کھیلنے کی۔[11]

طالب علمی کا زمانہ

- اللہ تعالیٰ نے آپؒ کے والد کو دینی اور دنیاوی نعمتوں سے نوازا تھا، اس لیے والد نے ابتداء ہی سے دونوں بیٹوں کی تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ دیا۔ اپنے بڑے بیٹے اشرف علی کو دینی جب کہ چھوٹے بیٹے اکبر علی خان کو دنیاوی تعلیم کے وقف کر دیا۔
- آپؒ کی دینی تعلیم کی ابتداء قرآن مجید سے ہوئی۔ ابتدائی پارے آخون جی سے پڑھے جب کہ حفظِ قرآن حافظ حسین علی سے مکمل کیا۔ ان دونوں حضرات کا تعلق میرٹھ سے تھا۔
- فارسی کی ابتدائی کتب میرٹھ میں مختلف اساتذہ سے پڑھیں۔ جب کہ فارسی کی متوسطات مولوی فتح محمد سے تھانہ بھون میں پڑھیں اور فارسی کی انتہائی کتب اپنے ماموں مولوی واجد علی سے پڑھیں۔
- عربی کی تحصیل کے لیے دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا اور وہاں پر فارسی کی بقیہ کتب مولوی منفعت علی سے پڑھیں۔
- 19 یا 20 سال کی عمر میں عربی کی پوری تکمیل دارالعلوم دیوبند ہی میں کی۔ وہاں پر بحیثیت طالب علم پانچ سال گزارے یعنی آخر ذی قعدہ ۱۲۹۵ء میں داخل ہوئے اور ۱۳۰۱ء میں فراغت حاصل کی۔
- دارالعلوم دیوبند سے فراغت کے بعد علم قراءۃ کی تحصیل کے لیے مدرسہ صولیہ مکہ مکرمہ میں قاری محمد عبداللہ مہاجر مکی کے ہاں تشریف لے گئے[12]۔

باطنی تربیت

آپؒ کو طالب علمی کے زمانے ہی سے تصوف کا ذوق وشوق پیدا ہوا تھا اور ظاہری علوم کے ساتھ ساتھ علوم باطنی کا مطالعہ شروع کیا تھا۔ آپؒ کے زمانہ طالب علمی میں جب میرٹھ کے رئیس شیخ الٰہی بخش شاہ رفیع الدین (مہتمم دارالعلوم دیوبند) کی زیارت کے لیے دارالعلوم دیوبند تشریف لائے تو آپؒ کی وضع قطع دیکھ کر حیران ہوگئے اور مہتمم سے کہا کہ "حضرت آپؒ نے تو لڑکے کو بالکل فنافی الشیخ" کر دیا ہے[13]۔

اساتذہ کرام

جب شاگرد حکیم الامت ہو تو استاد کا کیا حال ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے آپؒ کو اساتذہ بھی کمال کے عطا کیے تھے۔ ان میں سے ہر کوئی اپنی جگہ پر غزالیؒ و رازیؒ وقت تھا۔ آپؒ کے بعض اساتذہ کا تذکرہ قابل ذکر ہے:

- **مولوی محمد یعقوبؒ:** آپؒ کے اساتذہ میں سب سے زیادہ مقتدر شخصیت مولوی محمد یعقوبؒ کی تھی، جو ہر فن میں ماہر ہونے کے ساتھ ساتھ کامل ولی بھی تھے۔
- **محمد عبداللہ مہاجر مکی ؒ:** آپؒ نے علم قراءۃ کی تحصیل محمد بن عبداللہ مہاجر مکی ہی سے کی۔ دارالعلوم دیوبند سے فراغت کے بعد علم قراءۃ کی تحصیل کے لیے مدرسہ صولیہ مکہ مکرمہ میں قاری محمد عبداللہ مہاجر مکی کے ہاں تشریف لے گئے۔
- **آخون جیؒ:** آپؒ نے قرآن مجید کی ابتدائی پارے آخون جی سے پڑھے جو میرٹھ کے رہنے والے تھے۔
- **حافظ حسین علیؒ:** آپؒ نے حافظ حسین علی ہی سے قرآن مجید حفظ کیا۔ آپؒ بھی میرٹھ کے رہنے والے تھے۔
- **مولانا فتح محمدؒ:** آپؒ نے فارسی کی متوسطات تھانہ بھون میں مولانا فتح محمد سے پڑھیں۔
- **واجد علیؒ:** واجد علیؒ حکیم الامت کے ماموں تھے جن سے آپؒ نے فارسی کی انتہائی کتب پڑھیں۔

دیگر اساتذہ

مندرجہ بالا شخصیات کے علاوہ آپؒ کے دیگر اساتذہ میں مولوی سید احمد، مولوی عبدالعلی اور مولانا محمود الحسن شامل ہیں[14]۔

آپؒ کے تلامذہ

آپؒ چودہ سال تک کان پور میں درس وتدریس کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ اسی دوران سینکڑوں طلبہ آپؒ سے مستفید ہوتے رہے اور ان میں کثیر افراد باقاعدہ طور پر فارغ التحصیل ہوئے۔ آپؒ کے چند ممتاز تلامذہ کا تذکرہ قابل ذکر ہے:

- **مولانا محمد اسحاق:** حکیم الامت اشرف علی تھانویؒ نے دارالعلوم کان پور کو چھوڑتے وقت آپ ہی کو اپنا جانشین بنایا تھا۔
- **مولانا محمد رشید کان پوریؒ:** آپؒ نہایت ذہین اور خوش اخلاق تھے۔ دارالعلوم کان پور میں تھانویؒ کی موجودگی میں مدرس ہوئے اور جب تھانویؒ نے کان پور چھوڑنے کا ارادہ کیا تو مولانا محمد اسحٰق کو مدرس اول اور آپ کو مدرس دوم مقرر کیا۔
- **مولانا محمد احمد:** آپؒ ظاہری و باطنی خوبیوں کے مالک تھے۔ آپؒ تھانویؒ کے پہلے خلیفہ مجاز تھے۔
- **مولانا صادقؒ:** آپؒ نہایت ذہین اور عالم باعمل تھے۔
- **مولانا فضل حقؒ:** حکیم الامت اشرف علی تھانویؒ کے تلامذہ میں سب سے پہلے فارغ التحصیل ہونے کا اعزاز آپؒ ہی کو حاصل ہے۔
- **مولانا حکیم محمد مصطفیٰ:** اللہ تعالیٰ نے آپؒ کو دینی ودنیاوی نعمتوں سے نوازا تھا۔ آپؒ ہی نے سب سے پہلے تھانویؒ کے مواعظ کو قلم بند کیا تھا۔
- **مولانا سعید احمد:** آپؒ ریاست گوالیار میں جج کے عہدے پر فائز تھے[15]۔

سفر آخرت

علم و عرفان کا وہ آفتاب جو 1280ھ میں تھانہ بھون کے مطلع پر نمودار ہوا اور 1315ھ سے شریعت وطریقت کے انوار پھیلاتا رہا وہ بالآخر 1362ھ میں نظروں سے ہمیشہ کے لیے چھپ گیا۔

خلاصہ کلام

- حکیم الامت اشرف علی تھانویؒ بن عبد الحقؒ 5 ربیع الاول 1280ھ=1863ء کو تھانہ بھون میں پیدا ہوئے۔
- ابتدائی تعلیم میرٹھ میں حاصل کی۔
- قرآن مجید حافظ حسین علیؒ سے حفظ کیا۔
- فارسی کی ابتدائی کتب مولانا فتح محمد سے جب کہ انتہائی کتب اپنے ماموں واجد علیؒ سے پڑھیں۔
- 19 یا 20 سال کی عمر میں دار العلوم دیوبند سے فراغت حاصل کی۔
- دار العلوم دیوبند سے فراغت کے بعد عمر بھر دینِ اسلام کی خدمت کرتے رہے اور بالآخر 1362ھ=1943ء میں فوت ہوئے[16]۔

حکیم الامت کی علمی خدمات

اشرف علی تھانویؒ کی تصانیف کی تعداد تقریباً آٹھ سو کے قریب ہے۔ مگر ان میں ایسے رسائل بھی ہیں جو صرف دو صفحوں پر مشتمل ہیں اور بعض ایسی تصانیف بھی ہیں جو کئی ضخیم جلدوں پر مشتمل ہیں۔

آپؒ کی اکثر تصانیف اُردو زبان میں ہیں البتہ بارہ کتب و رسائل عربی زبان میں ہیں۔ آپؒ نے تقریباً ہر موضوع پر کچھ نہ کچھ لکھا ہے۔ آپؒ کی تحریر کا بیشتر حصہ فقہی اور اصلاحی ہے اور کم تر درسی۔ آپؒ کی تصانیف علوم القرآن، علوم الحدیث، فقہ و فتاویٰ اور تصوف کے موضوعات پر مشتمل ہیں[17]۔

قرآن وعلوم القرآن پر کتب

(أ) جمال القرآن

یہ فنِ تجوید پر ایک نہایت اہم اور مختصر رسالہ ہے۔

(ب) تجوید القرآن

یہ بچوں کے لیے علمِ تجوید کے عام مسائل پر مشتمل ہے۔

(ت) رفع الخلاف فی حکم الاوقاف

قاریوں کے مابین اوقافِ قرآن کے حوالے سے جو اختلاف ہے، اس رسالہ میں اس کی توجیہ و تطبیق کی گئی ہے۔

(ث) آداب القرآن

اس مختصر رسالہ میں قرآن مجید کی تلاوت کے آداب کا بیان ہے۔

(ج) ترجمہ قرآن مجید

آپؒ نے اُردو زبان میں قرآن مجید کا نہایت سلیس اور بامحاورہ کیا ہے۔ قرآن مجید کا سب سے درست اُردو ترجمہ شاہ رفیع الدین کا ہے مگر وہ بہت ہی لفظی ہے اور عام اُردو خوانوں کے فہم سے باہر ہے جب کہ تھانویؒ کے ترجمہ میں دونوں خوبیاں ہیں: ترجمہ صحیح ہے اور زبان بھی فصیح ہے۔

(ح) تفسیر بیان القرآن

آپؒ نے ترجمہ قرآن کے علاوہ ایک مستقل تفسیر بھی اُردو زبان میں لکھی ہے۔ جس کی خصوصیات اور منہج آگے تفصیلاً بیان کی جائے گی۔[18]

حدیث اور علوم الحدیث پر کتب

(أ) جامع الآثار

یہ احناف کے دلائل احادیث کا مخزن ہے۔ جن احادیث سے احناف استدلال کرتے ہیں ان کو تلاش کرکے فقہی ابواب کی ترتیب پر جمع کیا گیا ہے۔ اس کے مقدمہ میں اختلافِ ائمہ کے اسباب اور دیگر مفید مباحث کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

(ب) تابع الآثار

یہ کتاب احناف کی موئید احادیث پر مشتمل ہے جس کو جامع الآثار کا ضمیمہ بنادیا گیا ہے۔

(ت) حفظ اربعین

یہ صحیح مسلم کی چالیس (۴۰) کا احادیث کا مجموعہ ہے۔ آپؒ نے ان احادیث کا اُردو ترجمہ اور ضروری تشریح بھی کی ہے۔

(ث) مؤخذۃ الظنون عن مقدمہ ابن خلدون

مقدمہ ابن خلدون میں امام مہدی رضی اللہ عنہ کی شان میں وارد احادیث کے ساتھ ساتھ منکرین ظہورِ مہدی کا کلام بھی نقل کیا گیا ہے۔ اس کتاب میں منکرین ظہورِ مہدی کے کلام کا نہایت عمدہ طریقے سے تردید کی گئی ہے[19]۔

فقہ اور اُصولِ فقہ پر کتب

(أ) امداد الفتاویٰ

برصغیر پاک وہند کے علماء نے زندگی کے ہر شعبے میں عوام کی رہ نمائی کی ہے۔ ان ہی میں سے ایک فتویٰ کا میدان ہے۔ اس شعبے میں علماء دیوبند نے وہ جوہر دکھائے ہیں کہ شاید کسی اور خطے میں اس کی مثال نہ ہو: فتاویٰ دار العلوم دیوبند، فتاویٰ محمودیہ اور کفایت المفتی اس کی زندہ مثالیں ہیں۔ ان ہی میں سے ایک فتاویٰ حکیم الامت اشرف علی تھانوی کی ہے جو امداد الفتاویٰ کے نام سے موسوم ہے۔

خصوصیات:

- آپؒ نے جب کسی مسئلے کا حل دریافت کیا جاتا تو جہاں تج ممکن ہوتا دوسرے فقہاء کے فتاویٰ میں سے اس کا صریح جزئیہ تلاش کرکے اس سے جواب تحریر کرتے۔
- جب کسی مسئلہ میں کوئی صریح جزئیہ نہ ملتا تو وہاں اصول و قواعد سے اس کا جواب تحریر کرتے اور ساتھ یہ بھی لکھتے کہ اس مسئلے کا حل دوسرے فقہاء کے فتاویٰ میں نہیں مل سکا۔ اس لیے دوسرے فقہاء کی طرف بھی رجوع کیا جائے اگر وہ اختلاف کرے تو مجھے بھی اس پر مطلع کردیا جائے۔
- آپؒ کی یہ عادت تھی کہ فتویٰ دیتے وقت اپنے اساتذہ، ہم عصروں اور شاگردوں سے مشورہ کیا کرتے تھے اور اپنے شاگردوں کو بھی اس کی تلقین کیا کرتے تھے کہ فتویٰ دیتے وقت دوسرے علماء کے مشورہ کیا جائے۔
- فتویٰ میں کافی تحقیق اور احتیاط کے باوجود سب حاضرینِ مجلس اور دوسرے علماء کو یہ تاکید کیا کرتے تھے کہ اگر میرے کسی فتویٰ سے کسی کو کوئی اختلاف ہو تو مجھے بھی اس پر متنبہ کیا جائے[20]۔

(ب) بہشتی زیور

یہ عورتوں کے مسائل پر ایک مکمل انسائیکلوپیڈیا ہے۔ اس کی دس (۱۰) جلدیں عورتوں کے مسائل پر ہیں مگر اس میں تمام ابوابِ فقہیہ کے مسائل ہیں۔

(ت) بہشتی گوہر

یہ بہشتی زیور کا یازدہم حصہ مانا جاتا ہے۔ اس میں بہشتی زیور کے برعکس مردوں کے مسائل کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

(ث) حوادث الفتاویٰ

یہ ایک مختصر رسالہ ہے جس میں آلاتِ جدیدہ اور ان سے پیش آنے والے معاملات کا شرعی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

(ج) تلخیص المنار

آپؒ نے "نور المنار" کے متن "منار" کا نہایت عمدہ خلاصہ تحریر کیا ہے اگر کوئی پوری "منار" کا مطالعہ نہیں کرسکتا تو یہ اس کا یہ خلاصہ ہی کافی ہے[21]۔

تفسیر بیان القرآن کی خصوصیات اور منہج

حکیم الامت اشرف علی تھانویؒ کی تفسیر "بیان القرآن" اختصار کے باوجود قرآنی علوم کی جامع ہے۔ یہ تفسیر کس علمی پائے کا کام ہے اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس تفسیر کے بعد جتنی بھی تفاسیر لکھی گئی سب اس تفسیر سے مستفید ہیں۔

تفسیر بیان القرآن کے بارے میں چند علماء کے اقوال

- انور شاہ کشمیری رحمۃاللہ علیہ[22] نے ایک مرتبہ اپنے شاگردوں کو صحیح البخاری کا درس دیتے ہوئے فرمایا:

"میرا یہ خیال تھا کہ اب تک اُردو زبان میں کوئی خاص علمی و تحقیقی کام نہیں ہوا ہے مگر اشرف علی تھانوی کی تفسیر کا مطالعہ کرنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ اُردو میں بھی بلند پایہ علمی و تحقیقی کام ہو چکا ہے۔"

- سید سلیمان ندوی رحمۃاللہ علیہ[23] کہتے ہیں:

"اس تفسیر کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ بڑے بڑے علماء بھی اپنے آپ کو اس تفسیر کے مطالعہ کا ضرورت مند سمجھتے ہیں۔"

- مفتی محمد شفیع رحمۃاللہ علیہ[24] کہتے ہیں:

"اس تفسیر میں بڑی بڑی کتابوں کی مبسوط اور مفصل مباحث کا خلاصہ پیش کیا گیا ہے۔"

- مولانا ادریس کاندھلوی رحمۃاللہ علیہ[25] کہتے ہیں:

"یہ تفسیر اپنی افادیت، جامعیت اور مقبولیت میں ثریٰ سے ثریا تک پہنچ گئی ہے"۔[26]

- مولانا گوہر رحمٰن[27] لکھتے ہیں:

"میں نے سب سے زیادہ استفادہ تفسیر بیان القرآن سے کیا ہے۔ اس میں عام فہم ترجمہ کیا گیا ہے جو محاوراتی ترجمانی نہیں ہے بلکہ اس میں لفظی ترجمے کا خاص طور پر لحاظ رکھا گیا ہے۔ اس میں سورتوں اور آیات کے باہمی ربط بیان کرنے کا التزام کیا گیا ہے اور آیات سے مستنبط ہونے والے ضروری مسائل کا اختصار کے ساتھ تذکرہ کیا گیا ہے۔ اس کی ایک امتیازی خوبی یہ ہے کہ مضمون واحد سے تعلق رکھنے والی آیات کے آغاز میں ایک جامع قسم کا عنوان لکھ دیا گیا ہے جس سے ان آیات کا حاصل مفہوم ذہن نشین ہو جاتا ہے۔ تصوف و سلوک کے جو مسائل آیات سے مستنبط ہوتے ہیں ان کا تذکرہ بھی "مسائل السلوک" کے عنوان کے تحت کیا گیا ہے۔ البتہ اس تفسیر میں فنی زبان کا استعمال زیادہ ہوا ہے اور اُردو بھی پرانی استعمال کی گئی ہے۔ اس لیے عام اُردو دان لوگوں کے لیے اس سے استفادہ کرنے میں دقت پیش آسکتی ہے۔ مگر اس کی تلافی مفتی محمد شفیعؒ نے معارف القرآن سے کی ہے۔ معارف القرآن میں پہلے بیان القرآن کا خلاصہ تفسیر نقل کیا گیا ہے اور اس کے بعد معارف و مسائل کے عنوان کے تحت عام فہم زبان میں تفسیر کی گئی ہے۔[28]

تفسیر بیان القرآن کے بنیادی مصادر

اس تفسیر کے بنیادی مصادر مندرجہ ذیل ہیں[29]:

نمبر شمار	کتب	مصنف
1	انوار التنزیل واسرار التأویل/ تفسیر بیضاوی	عبداللہ بن عمر البیضاوی
2	تفسیر القرآن العظیم/ تفسیر ابن کثیر	اسمٰعیل بن عمر
3	روح المعانی/ تفسیر الالوسی	محمد و بن عبداللہ الالوسی
4	الکشاف عن حقائق غوامض التنزیل/ تفسیر کشاف	محمود بن عمر والزمخشری
5	لباب التأویل فی معانی التنزیل	علی بن محمد الخازن
6	مدارک التنزیل وحقائق التأویل/ تفسیر نسفی	عبداللہ بن احمد النسفی
7	معالم التنزیل/ تفسیر بغوی	حسین بن مسعود البغوی

تفسیر بیان القرآن کی بعض نمایاں خصوصیات

اس تفسیر کی بعض نمایاں خصوصیات قابل ذکر ہے:

(اُ) اول سے آخر تک ہر سورت اور ہر آیت کے درمیان ربط کا التزام کیا گیا ہے۔

(ب) ترجمہ میں محاورہ کی نسبت ترکیب کی رعایت رکھی گئی ہے۔

(ت) جن احادیث کو بنیاد بنا کر تفسیر کی گئی ہے ان میں صحت کا لحاظ رکھا گیا ہے۔

(ث) تفسیر میں سلف صالحین کا اتباع کیا گیا ہے۔ متأخرین کے جو اقوال سلف کے خلاف تھے انہیں قبول نہیں کیا گیا ہے۔

(ج) مفسرین کے متعدد اقوال میں اس قول کو لیا گیا ہے جس کی بنیاد حدیث یا عربیت ہو۔

(ح) اکثر سورتوں کی ابتداء میں ان سورتوں کا خلاصہ مضامین بھی بیان کیا گیا ہے۔

(خ) تصوف و سلوک کے مسائل کو "مسائل السلوک" کے تحت بیان کیے گئے ہیں۔

(د) "ملحقات الترجمہ" کے عنوان کے تحت منتخب تفاسیر سے اپنی رائے کو ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے[30]۔

تفسیر بیان القرآن کا منہج

(أ) ربطِ آیات میں منہج

اس تفسیر سے پہلے سورتوں اور آیات کے درمیان ربط قائم رکھنے پر کوئی خاص توجہ نہیں دیا گیا تھا۔ اس تفسیر کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں ابتداء سے انتہاء تک ہر سورت اور ہر آیت کا ربط ما قبل سے کیا گیا ہے۔

حضرت تھانویؒ سورۃ البقرہ کی ابتداء میں لکھتے ہیں:

"سورۃ الفاتحہ سے اس سورۃ کا ربط یہ ہے کہ اس میں راہِ ہدایت کا سوال کیا گیا ہے اور اس سورۃ میں اس درخواست کی منظوری ہے کہ یہ کتاب یعنی قرآن مجید راہِ ہدایت ہے اس پر چلو[31]۔"

(ب) ترجمہ میں منہج

آیات کا ترجمہ کرتے وقت ہر ایک مفسر کا اپنا اپنا منہج ہوتا ہے۔ بعض بامحاورہ اسلوب اختیار کرتا ہے اور بعض تحت اللفظ۔ اس تفسیر میں ترجمہ کے اسلوب کے بارے میں حضرت تھانویؒ لکھتے ہیں:

"قرآن مجید کا آسان ترجمہ کیا ہے۔ جس میں قابل فہم ہونے کے ساتھ تحت لفظی کی رعایت کی گئی ہے اور خالص محاورات استعمال نہیں کیے گئے ہیں۔ اس کی دو وجوہ ہیں: پہلی وجہ یہ ہے کہ مجھے محاورات پر پورا عبور حاصل نہیں۔ دوسری وجہ یہ کہ ہر جگہ کے محاورات جدا جدا ہوتے ہیں۔ اگر دہلی کے محاورات لیئے جائے تو اہلِ لکھنو نہ سمجھتے اور اگر لکھنو کے محاورات لیئے جاتے تو دہلی والے نہ سمجھتے اور ان دونوں کے محاورات حیدر آباد اور مدراس والے نہ سمجھتے۔ مختصر یہ کہ ایسے محاورات عام فہم نہیں ہوتے اور اُردو ترجمہ کم از کم ایسا تو ہو کہ ہندوستان کے تمام حصوں میں قابل فہم ہو۔ اس لیے کتابی زبان لی ہے کہ فصاحت کے ساتھ سلاست بھی ہو[32]۔"

تفسیرِ آیات میں منہج

(أ) چند آیات کا مجموعہ لا کر اس کا اُردو ترجمہ کیا گیا ہے۔

(ب) ترجمہ کے بعد مختصر مگر جامع تشریح کی گئی ہے۔ تفسیر کرتے وقت اگر کوئی شبہہ و اشکال رہ گیا ہو تو اس کا جواب حاشیہ میں دے دیا گیا ہے۔ مثلاً: "شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں" کے تحت لکھتے ہیں:

"بعض لوگوں نے یہ شبہہ لکھ کر بھیجا ہے کہ بسم اللہ وغیرہ کے ترجمہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف ضمیر جمع کیوں عائد کی۔ حالاں کہ اللہ تعالیٰ کا نام اس انداز سے لیا جائے کہ توحید پر دلالت ہو۔ اس کے جواب میں ارشاد فرمایا کہ اول تو جی یوں ہی چاہا کہ اللہ تعالیٰ کا نام تعظیم سے لیا جائے رہی توحید تو وہ اس قدر مسلم ہے کہ اپنے عنوانات میں ایسے امور کے ملحوظ رکھنے کی بالکل ضرورت نہیں۔ دوسری وجہ یہ کہ خود اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جا بجا ضمیر جمع ارشاد فرمایا۔ مثلاً: (اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ) "بے شک یہ (کتاب) نصیحت ہمیں نے اتاری ہے[33]۔"

(ت) تفسیرِ قرآن بالقرآن "کا بڑا اہتمام کیا گیا ہے۔ مثلاً: (صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ) "راستہ ان لوگوں کا جن پر آپ نے انعام فرمایا" کے تحت لکھتے ہیں:

"اس سے مراد دین کا انعام ہے۔ان انعام والوں کا پتہ اللہ تعالی نے دوسری جگہ پر بتلادیا ہے:(وَمَنْ يُطِعِ اللهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصّٰلِحِيْنَ)"جو لوگ اللہ تعالی اوراس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں وہ(قیامت کے دن)ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالی نے بڑا فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ[34]۔"

ناسخ ومنسوخ میں منہج

تھانویؒ اپنے تفسیر میں ناسخ ومنسوخ کی بھی نشان دہی کرتے ہیں۔(كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ)[35] کے تحت لکھتے ہیں:اس حکم کے تین جزو ہیں:

- اولاد کے دوسرے ورثہ کا ترکہ میں حصہ معین نہ ہونا۔
- ایسے اقارب کے لیے وصیت کا واجب ہونا۔
- ثلث مال سے زیادہ میں وصیت کا اجازت نہ ہونا۔

پہلا جزو آیتِ میراث[36] سے منسوخ ہے۔دوسرا جزو حدیث[37] سے منسوخ ہے یعنی ترکہ میں ورثاء کے لیے وصیت باطل ہے اور تیسرا جزو اب بھی باقی ہے یعنی تہائی مال سے زیادہ میں وصیت باطل ہے"۔[38]

مسائل السلوک میں منہج

اس تفسیر کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ "مسائل السلوک" کے عنوان کے تحت سلوک وتزکیہ کے مسائل کا تذکرہ کیا گیا ہے:

(ا) (وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ)[39]"اور نزدیک نہ جاؤ اس درخت کے" کے تحت لکھتے ہیں:

"اس آیت مشائخ محققین کی اس عادت کی اصل ہے کہ وہ بعض مناحات سے اس لیے منع کرتے ہیں کہ غیر مباح کی طرف منجر نہ ہو جائے۔کیوں کہ قربِ شجرہ فی نفسہٖ ممنوع نہ تھا بلکہ اکل ممنوع تھا[40]۔"

(ب) دوسری جگہ (كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا)[41]"زکریا جب کبھی عبادت گاہ میں اس کے پاس جاتے تو اس کے پاس کھانا پاتے" کے تحت لکھتے ہیں:

"اس آیت سے اولیاء کے لیے صحتِ کرامات پر استدلال کیا گیا ہے[42]۔"

حروفِ مقطعات

بعض سورتوں کی ابتداء میں چند حروف کا ایک مجموعہ لایا گیا ہے جیسے:الم،حم اور المص وغیرہ۔ان کو "حروفِ مقطعات" کہتے ہیں۔ان میں سے ہر ایک حرف الگ الگ پڑھا جاتا ہے۔ان حروف کے معانی ومفہوم کے بارے میں مفسرین کے اقوال قابل ذکر ہے:

- یہ ان سورتوں کے نام ہیں۔
- یہ اسماء الٰہیہ کے رموز ہیں۔
- جمہور مفسرین کا کے نزدیک یہ حروف رموز واسرار ہیں۔جن کا علم صرف اللہ تعالی کو ہے اور شاید رسول اللہ ﷺ کو ان کا علم بطور راز دیا گیا ہو[43]۔

حکیم الامتؒ کی رائے

تھانویؒ کا ان حروف میں وہی رائے ہے جو جمہور مفسرین کا ہے۔آپؒ سورۃ البقرہ میں (الٓمّٓ) کے تحت لکھتے ہیں:

"عام لوگوں کو ان حروف کے معانی پر مطلع نہیں کیا گیا۔شاید رسول اللہ ﷺ کو اس کا علم بتلادیا گیا ہو کیوں اللہ تعالی اور رسول اللہ ﷺ نے وہی باتیں بتلائی ہیں جن کے نہ جاننے سے کوئی حرج دین میں واقع ہوتا ہو۔چوں کہ ان کے نہ جاننے سے کوئی حرج نہیں،اس لیے ہمیں بھی ایسے امور کی تحقیق ضروری نہیں[44]۔"

خلاصہ بحث

قرآن مجید کا نسبتاً آسان اور سلیس ترجمہ کیا ہے جو بامحاورہ ہونے کے باوجود الفاظِ قرآنی سے بھی پوری طرح ہم آہنگ ہے،ترجمہ میں خالص محاورات استعمال نہیں کیے گئے ہیں؛کیونکہ محاورات ہر جگہ ومقام کے الگ الگ ہوتے ہیں،یہ ترجمہ شاہ رفیع الدین کے ترجمہ کے قریب ہے،نفس ترجمہ کے علاوہ جس مضمون پر توضیح کی ضرورت تھی یا کوئی شبہ خود قرآن کے

مضمون سے بظاہر پیدا ہوتا ہے اس جگہ "ف" بنا کر اس کی تحقیق و وضاحت کر دی گئی ہے، لطائف و نکات یا طویل و عریض حکایات و فضائل اور فقہی احکام کی تفصیلات سے تفسیر کو طویل نہیں کیا گیا ہے، جس آیت کی تفسیر میں بہت سے اقوال مفسرین کے ہیں، ان میں جس کو ترجیح معلوم ہوئی صرف اس کو نقل کیا گیا ہے، خلافیات کی تفسیر میں صرف مذہب حنفی کو لیا گیا ہے اور دوسرے مذاہب بشرط ضرورت حاشیہ میں لکھ دیے گئے ہیں، نفعِ عوام کے ساتھ افادہ خواص کا خیال کرتے ہوئے ایک حاشیہ عربی میں بڑھا دیا گیا ہے، جس میں غیر مشہور لغات، وجوہ بلاغت، مغلق تراکیب، خفی استنباط، فقہیات وکلامیات اور اسباب نزول وغیرہ پر گفتگو کی گئی ہے، یہ نہایت ہی عالمانہ تفسیر ہے اور دینی مدارس کے اساتذہ وطلبہ کے لیے بہت ہی نفع بخش ہے؛ بلکہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ اُردو کی "جلالین" ہے۔

مصادر و مراجع (References)

1 سورۃ ابراہیم 1:14

Surah Ibrahim 14: 1

2 سورۃ ص 29:38

Surah Saad 38: 29

3 ابن منظور، لسان العرب 55:5، دار صادر، بیروت، 1414ھ

Ibn Munzoor, Lisanul Arab, Dar Sadir, Beirut, 1414 H, Vol: 5, Page: 55

4 بدرن زرکشی، البرہان فی علوم القرآن 13:1، دار احیاء الکتب العربیہ، بیروت، 1376ھ

Badur Din Zarikshi, Al-Burhan fi Uloomul Quran, Dar Ahyaul Kutubal Arabia, Beirut, 1376 H, Vol: 1, Page: 13

55 سورۃ الفرقان 33:25

Surah Al-Furqan 25: 33

6 منشی عبدالرحمٰن خان، سیرت اشرف 32:1، ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ، ملتان (س۔ن)

Munshi Abdul Rahman Khan, Seerat Ashraf, Idara Talifat Ashrafia, Multan, Unknown, Vol: 1, Page: 32

7 نفس مصدر

Ibid

8 ڈاکٹر غلام محمد، حیات اشرف: 18، مکتبہ تھانوی، کراچی، (س۔ن)

Dr. Ghulam Muhammad, Hayat Ashraf, Maktaba Thanvi, Karachi, Unkown, Page: 18

99 سیرت اشرف 55:1

Seerat Ashraf, Vol: 1, Page: 55

10 نفس مصدر

Ibid

11 اشرف علی تھانوی، اشرف السوانح 48:1، مکتبہ دار العلوم، کراچی، 2010ء

Ashraf Ali Thanvi, Ashraful Swanih, Maktaba Darul Uloom, Karachi, 2010, Vol: 1, Page: 48

12 نفس مصدر

Ibid

13 سیرت اشرف 76:1

Seerat Ashraf, Vol: 1, Page: 76

14 اشرف السوانح 48:1

Ashraful Swanih, Vol: 1, Page: 48

15 نفس مصدر

Ibid

16 عبدالرشیدارشد، بیس بڑے مسلمان:308-325،مدرسہ رشیدیہ، ساہیوال(س-ن)

Abdul Rasheed Arshad, The Great Twenty Muslims, Madrassa Rashidyya, Sahiwal, Unkown, Page: 308-325

17 حیاتِ اشرف:86

Hayat Ashraf, Page: 86

18 ڈاکٹر محمد عبدالحئ،تالیفاتِ حکیم الامت:203-207،مکتبہ دارالعلوم، کراچی،1428ھ

Dr. Muhammad Abdul Hai, Talifati Hakimul Ummat, Maktaba Darul Uloom, Karachi, 1428 H, Page: 203-207

19 نفس مصدر

Ibid

20 اشرف علی تھانوی،امدادالفتاویٰ1:52،مکتبہ دارالعلوم، کراچی،2010ء

Ashraf Ali Thanvi, Imdadul Fatawa, Maktaba Darul Uloom, Karachi, 2010, Vol: 1, Page: 52

21 تالیفات حکیم الامت:225

Talifati Hakimul Ummat, Page: 225

22 سید محمود قاسم، شاہکاراسلامی انسائیکلوپیڈیا1:348،الفیصل ناشران،اُردو بازار،2013ء

Said Mehmood Qasim, Shahkar Islamic Encyclopedia, Al-Faisal Nashiran, Udru Bazar, 2013, Vol: 1, Page: 348

23 نفس مصدر2:1048

Ibid, Vol: 2, Page: 1048

24 شاہکاراسلامی انسائیکلوپیڈیا2:1422

Shahkar Islamic Encyclopedia, Vol: 2, Page: 1422

25 کاندھلوی، محمدادریس، تفسیر معارف العارف القرآن1:3،مکتبہ المعارف، دارالعلوم حسینیہ، سندھ، پاکستان،1422ھ

Kandhilavi, Muhammad Idress, Tafsir Ma’riful Quran, Maktabatul Ma’rif, Daral Uloom Hussainiyya, Sindh, Pakistan, 1422 H, Vol: 1, Page: 3

26 اشرف علی تھانوی، تفسیربیان القرآن1:3،مکتبہ رحمانیہ،اُردو بازار، لاہور،(س-ن)

Ashraf Ali Thanvi, Tafsir Bayanul Quran, Maktaba Rahmaniya, Urdu Bazar, Lahore, Unknown, Vol: 1, Page: 3

27 مولانا گوہر رحمٰن بحیثیت شیخ ومدیر جامعہ اسلامیہ تفہیم القرآن مردان میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔کئی مفید کتابیں تحریر کی ہیں۔جن میں تفہیم المسائل،علوم القرآن،اسلامی ریاست اور اجتہاد اور امام ابو حنیفہ کے فقہی اصول وغیرہ شامل ہے۔

Maulana Gohar Rehman was serving as Shaykh and Director of Jamia Islamia Tafheem-ul-Quran Mardan. He has written many useful books, including “Tafhhemul Masaiel”, “Uloomul Quran”, “Islamic State” and “Ijtihad and Imam Abu Hanifa’s Fiqhi Principles.

28 گوہر رحمٰن،علوم القرآن2:616،مکتبہ تفہیم القرآن، مردان،2010ء

Gohar Rahman, Uloomul Quran, Maktaba Tafheem ul Quran, Mardan 2010, Vol: 2, Page: 616

29 ڈاکٹر سراج الاسلام حنیف، مناہج المفسرین:288،مکتبہ صندلیہ، پشاور،(س-ن)

Dr. Siraj ul Islam Hanief, Manahijul Mufissireen, Maktaba Sundaliyya, Peshawar, Unknown, Page: 288

30 نفس مصدر

Ibid

31 تفسیربیان القرآن1:22

Tafsir Bayanul Quran, Vol: 1, Page: 22

32 نفس مصدر1:6

Ibid, Vol: 1, Page: 6

33 تفسیربیان القرآن1:21

Tafsir Bayanul Quran, Vol: 1, Page: 21

نفس مصدر 20:1

Ibid, Vol: 1, Page: 20

35 سورۃ البقرہ 180:2

Surah Al-Baqarah 2: 180

36 اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد کے بارے میں تم کو ارشاد فرماتا ہے کہ ایک لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے حصے کے برابر ہے۔(سورۃ النساء 11:4)

Allah directs you concerning your children: for a male there is a share equal to that of two females. (Surah Al-Nisa 4: 11)

37 امام ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ، حدیث (2714) دار احیاء الکتب العربی (س۔ن)

Imam Ibn Maja, Sunan Ibn Maja, Dar Ahyal Kutub Al-Arabi, Unknown, Hadith (2714)

38 تفسیر بیان القرآن 126:1

Tafsir Bayanul Quran, Vol: 1, Page: 126

39 سورۃ البقرۃ 45:2

Surah Al-Baqarah 2: 45

40 تفسیر بیان القرآن 44:1

Tafsir Bayanul Quran, Vol: 1, Page: 44

41 سورۃ آل عمران 37:3

Surah Al-Imran 3: 37

42 تفسیر بیان القرآن 232:1

Tafsir Bayanul Quran, Vol: 1, Page: 232

43 مفتی محمد شفیع عثمانی، تفسیر معارف القرآن 106:1، مکتبہ معارف القرآن، کراچی، (س-ن)

Mufti Muhammad Shafi' Usmani, Tafsir Ma'riful Quran, Maktaba Ma'riful Quran, Karachi, Unknown, Vol: 1, Page: 106

44 تفسیر بیان القرآن 22:1

Tafsir Bayanul Quran, Vol: 1, Page: 22